نہج البلاغہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

ائمہ اسلام نے روافض کے بارے میں واضح کیا ہے کہ ان کے مذہب کی بنیاد جھوٹ پر رکھی گئی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْقَوْمُ مِنْ أَكْذَبِ النَّاسِ فِي النَّقْلِيَّاتِ، وَمِنْ أَجْهَلِ النَّاسِ فِي الْعَقْلِيَّاتِ، يُصَدِّقُونَ مِنَ الْمَنْقُولِ بِمَا يَعْلَمُ الْعُلَمَاءُ بِالِاضْطِرَارِ أَنَّهُ مِنَ الْأَبَاطِيلِ، وَيُكَذِّبُونَ بِالْمَعْلُومِ مِنَ الِاضْطِرَارِ الْمُتَوَاتِرِ أَعْظَمَ تَوَاتُرٍ فِي الْأُمَّةِ جِيلًا بَعْدَ جِيلٍ، وَلَا يُمَيِّزُونَ فِي نَقَلَةِ الْعِلْمِ، وَرُوَاةِ الْأَحَادِيثِ، وَالْأَخْبَارِ بَيْنَ الْمَعْرُوفِ بِالْكَذِبِ، أَوِ الْغَلَطِ، أَوِ الْجَهْلِ بِمَا يُنْقَلُ، وَبَيْنَ الْعَدْلِ الْحَافِظِ الضَّابِطِ الْمَعْرُوفِ بِالْعِلْمِ بِالْآثَارِ.

''روافض نقلیات میں سب سے بڑے جھوٹے ہیں اور عقلیات میں سب سے بڑھ کر جاہل ہیں۔ ایسی باتوں کی تصدیق کر دیتے ہیں، جنہیں اہل علم صریح باطل سمجھتے ہیں اور نسلا بعد نسل متواتر اور قطعی باتوں کا انکار کرتے ہیں۔ یہ علم کے ناقلین، احادیث اور اخبار میں معروف کذاب، سیء الحفظ اور اپنے روایت سے جاہل رواۃ کے مابین اور عادل، حافظ، ضابط اور معروف محدثین کے مابین تمیز نہیں کرتے۔''

(منہاج السنة :8/1)

روافض نے ائمہ محدثین کے مقابلہ میں سندیں گھڑی ہیں، اسی طرح جھوٹے اقوال ائمہ اہل بیت کی طرف منسوب کر رکھے ہیں۔

جھوٹ بولنے سے ان کو اک ذرا باک نہیں، حدیثیں گھڑتے ہیں، خصوصاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ بہت ساری حدیثیں وضع کی ہیں، بلکہ ایک جھوٹی کتاب ''نہج البلاغہ'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر رکھی ہے۔ اس کتاب کو گھڑنے والا علی بن حسین بن موسیٰ، المعروف مرتضی شریف (۴۳۶ھ) کذاب اور خبیث رافضی ہے۔

نہج البلاغہ کے متعلق ائمہ سنت کی رائے:

① شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں: (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْإِمَامِيَّةِ يَنْقُلُ هٰذَا النَّصَّ بِإِسْنَادٍ مُّتَّصِلٍ، فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُونَ مُتَوَاتِرًا.

''امامیہ میں سے کسی نے بھی اس نص کو متصل سند سے نقل نہیں کیا، چہ جائیکہ یہ متواتر ہو۔''

(منہاج السنة : 251/8)

② مؤرخ اسلام، حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

قَدِ اخْتُلِفَ فِي كِتَابِ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ الْمَكْذُوبِ عَلٰى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، هَلْ هُوَ وَضْعُهُ، أَوْ وَضْعُ أَخِيهِ الرَّضِيِّ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب جھوٹی کتاب ''نہج البلاغہ'' کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ مرتضی شریف کی گھڑنتل ہے یا اس کے بھائی رضی کی۔''

(تاريخ الإسلام: 557/9)

نیز لکھتے ہیں:

هُوَ الْمُتَّهَمُ بِوَضْعِ كِتَابِ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ، ...... مَنْ طَالَعَ كِتَابَهُ نَهْجَ الْبَلَاغَةِ جَزَمَ بِأَنَّهُ مَكْذُوبٌ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَفِيهِ السَّبُّ الصَّرَاحُ وَالْحَطُّ عَلَى السَّيِّدَيْنِ: أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَفِيهِ مِنَ التَّنَاقُضِ وَالْأَشْيَاءِ الرَّكِيكَةِ وَالْعِبَارَاتِ الَّتِي مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِنَفَسِ الْقُرَشِيِّينَ الصَّحَابَةِ وَبِنَفَسِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ جَزَمَ بِأَنَّ الْكِتَابَ أَكْثَرُهُ بَاطِلٌ.

''مرتضی شریف پر کتاب ''نہج البلاغہ'' گھڑنے کا الزام ہے۔...... جو اس کتاب کا مطالعہ کرلے، وہ پورے وثوق سے کہہ دے گا کہ یہ امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹ منسوب ہے۔ اس کتاب میں سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما پر واضح سب وشتم اور رد موجود ہے۔ اس میں تناقض، کمزور باتیں اور ایسی عبارات موجود ہیں کہ جس شخص کو قریشی صحابہ اور بعد والے صحابہ میں فرق معلوم ہوگا، وہ جان جائے گا کہ اس کتاب کا بیشتر حصہ باطل ہے۔''

(ميزان الاعتدال: 124/3)

نیز فرماتے ہیں:

فِي تَصَانِيفِهِ سَبُّ الصَّحَابَةِ وَتَكْفِيرُهُمْ .

''اس کی تصانیف میں صحابہ پر طعن و تشنیع اور ان کی تکفیر پائی جاتی ہے۔''

(تاریخ الإسلام : 557/9 ، سیر أعلام النبلاء : 590/17)

③ مشہور مؤرخ ابن خلکان (٦٨١ ھ) لکھتے ہیں:

قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي كِتَابِ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ، الْمَجْمُوعِ مِنْ كَلَامِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هَلْ هُوَ جَمْعُهُ أَمْ جَمْعُ أَخِيهِ الرَّضِيِّ وَقَدْ قِيلَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ عَلِيٍّ، وَإِنَّمَا الَّذِي جَمَعَهُ وَنَسَبَهُ إِلَيْهِ هُوَ الَّذِي وَضَعَهُ .

''کتاب ''نہج البلاغہ'' جو کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے کلام کا مجموعہ ہے، کے متعلق لوگوں کا اختلاف ہے کہ یہ مرتضی شریف کی تالیف ہے یا اس کے بھائی رضی کی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں ہے۔ بلکہ جس نے اس کتاب کو جمع کیا اور اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا، اسی نے ہی اس کتاب کو گھڑا ہے۔''

(وفیات الأعیان : 313/3)

مصنف نہج البلاغہ کی موت:

ابوالقاسم، عبدالواحد بن علی بن برہان (٤٥٦ ھ) بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلَى الشَّرِيفِ الْمُرْتَضٰى أَبِي الْقَاسِمِ الْعَلَوِيِّ فِي مَرَضِهِ وَإِذَا قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَبُو

بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَلَيَا فَعَدَلَا وَاسْتَرْحَمَا فَرُحِمَا أَمَّا أَنَا أَقُولُ : ارْتَدَّا بَعْدَ مَا أَسْلَمَا، فَقُمْتُ فَمَا بَلَغَتْ عُتْبَةَ الْبَابِ حَتّٰى سَمِعْتُ الزَّعْقَةَ عَلَيْهِ .

''میں مرتضی ابوالقاسم علوی کے پاس اس کی مرض موت میں گیا، اس نے دیوار کی جانب اپنا چہرہ کیا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا: ابوبکر وعمر نے اپنی خلافت میں عدل کیا، دونوں نے (اللہ سے) رحم کی درخواست کی، ان پر رحم ہوا، لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ دونوں مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ میں (عبدالواحد) وہاں سے اٹھ گیا اور ابھی دروازے کی دہلیز پر ہی پہنچا تھا کہ مجھے اس پر چیخ وپکار سنائی دیا (یعنی جب وہ مر گیا)۔''

(المنتظم لابن الجوزي : 300/15، وسندهٗ حسنٌ)